بیچ رہے تھے اُنکو اُسنے زیر کیا اور عظیم شہر نرھوالا اور قدیمي دھار اور اونتي اور منڈور اور دیوگڑھ سولنکھیوں اور پرمراکي نسل والونکے تخت گاہ اور پرمراکي نسل اور ٹاکوں اور تمام اگن کل والونکے دارالخلافونکو غارت کیا *

ملک کافور نے اپنے بادشاہ اور مربي کے مرنے کے بعد اُسکے دو بڑے بیٹونکي آنکھیں نکلوا ڈالیں اور سب سے چھوٹے بیٹے کو جوکہ لڑکا تھا اُس مراد سے کہ اُسکي طرف سے وہ خود بادشاہت کرے تخت پر بیٹھایا مگر پینتیس دن کے اندر اُسکو امیروں نے قتل کروا ڈالا اور مبارک خلیجي کو بادشاہ کیا اس بادشاہ نے اُن شخصونکو جنہوں نے کہ اُسے تخت پر بیٹھایا تھا مروانا شروع کیا اور نہایت کمینوں کو درجہ دینے لگا اُسنے اپنے باپ کے بعضے سخت آئین منسوخ کئے اور اُنمیں بعضے اچھے آئین بھي رد ہوگئے کیونکہ اُسنے آئینونکو بے تمیزي سے منسوخ کیا اُسنے گجرات کو جوکہ پھرگئي تھي تابعدار کیا اور دکھن میں حملہ کرکے نئے فتح کئے ہوئے ملکونمیں اپني حکومت قایم کي کم بختي سے اُسنے ملک خسرو کو اپنا مصاحب بنایا کہ اُسنے بادشاہ ہونیکا ارادہ کیا اسواسطے ملک خسرو بادشاہ کے تئیں عیاشي میں مصروف رکھنے لگا جو جو بے اعتدالیاں کہ اُسنے بادشاہ سے کروائیں اُنکا بیان کرنا مناسب نہیں ہے

جب که بادشاه نے اپنے تئیں خوب رسوا کیا تب ملک خسرو نے اُسکو مروا ڈالا اور اسطرحسے خلیجیونکا خاندان تمام هوا جس میں که صرف چار بادشاه هوئے جنهوں نے دهلي کے تخت پر صرف تینتیس برس تک سلطنت کي اُنکے وقت میں دهلي کي سلطنت کي حد اتني پهیلي جتني که مغلونکے آنے تک کبهي نهیں پهیلي تهي خسرو کو اسطور بادشاه هونے کے سبب سے امیر نهیں چاهتے تهے اور اُسکے ظلم کے سبب سے رعیت اُسسے ناراض تهي اُسکو بادشاه هوئے ایک برس نهوا تها که غازي بیگ طغلک صوبه دار ملتان اور دیالپور کا ایک بڑي فوج لیکر دهلي پر چلا اور ظالم کو مطیع کرکے تمام امیرونکي رضامندي سے آپ تخت پر بیٹها ٭

بارهویں فصل

طغلک جسنے که بادشاه هوکر اپنا نام غیاث الدین رکها اصل میں بلبن کا ایک غلام تها اور عهدونمیں ترقي پاتے پاتے آخرکو ملتان کا صوبه دار مقرر هوا تها جس خدمت سے که وه تخت کو پهنچا اُسنے سلطنت کے کاربار کو بهت ضبط سے سرانجام دیا سوداگري کو تقویت دي اور علم والونکو اپنے دربار میں بلایا اُسکا بیٹا علف خان اُسکا ولي عهد ٹههرا اور ایک فوج لیکر دکهن کے صوبه میں جوکه پچهلي سلطنت کي بے انتظامي سے پهر گیا تها بهیجا گیا

اُسنے وارنگول کو جوکہ تلنگانا میں واقع ھی محاصرہ کیا
لیکن اسکے بڑے بڑے سرداروں نے اُسکي رفاقت
چھوڑدي اور وہ تمام اُس لشکر میں سے جوکہ وہ اپنے
ساتھہ لے گیا تھا صرف تین ھزار آدمي سے دہلي کو
پھرا فوج جلد پھر جمع کي گئي اور علف خاں دوسري
دفع دکھن کو چلا اُسنے وارنگول کو لے لیا اور ھزاروں
ھندوںنکو قتل کیا اور بادشاہ کو معہ اسکے گھروالونکے
قید کرکے دہلي کو بھیج دیا اُسوقت بنگالے کي طرف سے بہت
فریادیں آئیں اور غیاث الدین آپ بنگالے کو چلا وھاں کے
صوبہ دار نے اُسکي تابعداري اختیار کي جسکو کہ اُسنے
بادشاھت کے نشان رکھنے کي اجازت دي دہلي کو پھرتے وقت
وہ افغان پور میں اپنے بیٹے علف خاں سے ملا جسنے کہ اپنے
باپ کے واسطے تین دن میں ایک چوبي محل چند روزہ کو
بنایا باپ اور بیٹے نے اُس میں ملاقات کي اور وھاں
ضیافت پر بیٹھے مگر بیٹے کے رخصت ھوتے ھي عمارت
گر پڑي اور باپ اور اُسکے رفیق دب گئے لوگوں نے اِس
واردات کا ھونا علف خاں کے فریب سے منسوب کیا جسنے
کہ تین دن کے درمیان میں سنہ ١٣٢٥ع میں تخت پر
بیٹھکر اپنا نام محمد طغلک رکھا *

. کہتے ھیں کہ اُسمیں نہایت مخالف خاصتیں جمع تھیں
مگر اُن سب میں دیوانہ پن اُسپر بہت غالب تھا اور اُسکے

عہد میں سلطنت پر اُسکی بیوقوفی سے ایسی ایسی آفتیں ہوئیں جوکہ کبھی نہیں ہوئی تھیں اور اُسکی تعریف میں لکھا ہی کہ وہ اپنے عہد کا خوب مکمل بادشاہ تھا ہرایک علم میں ہوشیار تھا بلکہ یونانی حکمت سے واقفیت رکھتا تھا علم کی ترقی کو کمال چاہتا تھا اور میدان میں حد سے زیادہ شجاع تھا دوسرے یہہ بات لکھتے ہیں کہ وہ اپنے اگلے بادشاہوں میں سب سے زیادہ وہمی ظالم اور بے رحم تھا خدا کے بندوں کے خون کرنے میں اتنا کم تامل کرتا تھا کہ جب وہ بلا لیتا تھا تب معلوم ہوتا تھا کہ وہ انسان کی نسل کو نیست کیا چاہتا ہی کوئی ہفتہ نہیں گذرتا تھا جسمیں امیرونمیں سے ایک دوکا قتل نہیں ہوتا تھا اُسکی سلطنت کے ابتدا میں مغل پھر پچھم کے ملکوں کی طرف آئے اور بادشاہ نے اپنے تئیں اُنکے مقابلہ کرنیکا ناقابل پاکر ندامت سے بہت سا روپیا دیکر اُنکے تیئں اُلٹا پھیر دیا اِس بدنامی کے رفع کرنیکے واسطے اُسنے دکھن پر فوج چڑھائی اور اُن دور ملکونکو جسمیں کہ بادشاہی حکومت صرف نام ہی کے واسطے تھی ایسا مطیع کیا کہ وے دہلی کے گرد ضلعون کی طرح سے سلطنت میں بخوبی شامل ہوگئے لیکن نہایت حماقت سے اُسکے مرنے سے پہلے نربدا کے جنوب کے تمام ملک سلطنت سے علیحدہ ہوکر خود مختار ہوگئے تھے *

بھاري محصول جوکه اُسنے رعيت سے لينا شروع کيا
اِسقدر تھا که ملک اُسکي برداشت نه کرسکا زميندار اور
کسان جنگلونميں بھاگ گئے زمين بے تردد پڑي رھي
اور اچھے سے اچھے ضلع کال سے ويران ھوگئے بادشاه نے
گويا که اپني رعيت کو اور زياده تنگ کرنے کے لئے ايک
قنمل تانبے کا سکه بنايا اُسکي قيمت خاطر خواه ٹھہرا کے
اُسکو ملک ميں رائج کيا جسسے سلطنت کا تمام دين
لين ابتر ھوگيا ليکن جب که اِس حکمت سے بھي راعيت کا
روپيا بادشاه کے ذمه سے نه ادا ھوسکا تب اُسنے قلم سے
سب کو کاٹ ديا خزانے کو خالي اور رعيت نا خوش پاکر
اُسنے اسبات کا علاج چين پر حمله کرنے ميں خيال کيا
جسکے مال اور دولت کا اُسنے بہت ذکر سنا تھا اپنے وزيرونکي
نصيحت کے خلاف اُسنے ايک لاکھه فوج اپنے بھتيجے کے
سپرد کي جسنے که ھماليا پہارونسے گذر کے چين کے
حد پر ڈيرا کيا مگر چين والونکي بڑي فوج نے اُسکا مقابله
کيا اور اُنکے تئيں ھٹاديا اور پھرتے وقت اُنکو اتنا دق کيا
که اِس مصيبت کا ذکر کہنے کے واسطے صرف تھوڑے
ھي سے آدمي باقي رہے وے لوگ جوکه دهلي ميں
پھر آئے اُنکو بادشاه نے مروا ڈالا *

سنه ۱۳۳۸ع ميں بادشاه کا بھتيجا جوراشپ جوکه
ساگر کا صوبه‌دار تھا تخت کا داعيه کرنے لگا اور بادشاهي

امیروں پر حملہ کرنے لگا بادشاہ خود معرکہ میں گیا اور
اُسکا بھتیجا پیچھے ہٹنے کو مجبور ہو کے پہلے کنپلا کے ہندو
راجہ کے پاس اور پھر جنوب کو دوار سمندر کے راجہ کے
پاس پناہ لینے گیا جسنے اُسکو اُسکے چچا کے حوالہ کردیا اور
اسنے جیتے جی اُسکے پوست اُکھاڑنیکا حکم دیا جنوب کی
طرف چلتے چلتے محمد طغلک دیو گڑھہ میں پہنچا اور اُسکے
موقع پر ایسا فریفتہ ہوا کہ اسکو اپنی سلطنت کا دارالخلافہ
بنانا ٹھہرایا اور اپنے ہمیشہ کی بے وقوفی طور پر دہلی کو
خالی کردینے اور مرد عورت اور لڑکوں اور اسباب اور مواشی
وہاں لیجانیکا حکم دیا اور سایہ کے واسطے اُسنے حکم دیا کہ
بڑے بڑے درختوں کو جڑ سے اُکھاڑ کے راہ میں لگا دیویں
اور اگرچہ دہلی ویران ہوگئی لیکن دیو گڑھہ جسکا نام اُسنے
دولت اباد رکھا اچھی آباد حالت کو نہ پہنچا فی الحقیقت
دارالخلافہ ایک دن میں نہیں اباد ہوسکتا ہی اور اسطرحسے
اباد کرنے میں اور موجب ویرانی کا ہوتا ہی اس نئے
دارالخلافہ کی ابادی کے واسطے اُسنے تمام اپنے چھوٹے بڑے
امیرونکو اپنے اپنے خاندان وہاں رہنے کے واسطے بھیجنے کا
حکم دیا اس سبب سے ملک بہرام جوکہ ملتان کا صوبہ دار تھا
باغی ہوا جسکو سزا دینے کے واسطے بادشاہ خود چلا اور
اُسپر فتح پاکر دہلی کی راہ سے وہ پھر چلا اپنے قدیمی شہر کے
پاس پہنچنے پر بہتیرے اُسکے سپاہی اُسسے جدا ہونے لگے

اور بادشاہ نے اسباب کے بل نتیجو نکے انسداد کے لئے
دو برس تک پرانی دار الخلافة میں قیام کیا جسسے معلوم
ہوا کہ وہ ہمیشہ کو وہیں رہیگا لیکن ایک نئی دار الخلافة
کے بنانے کا خیال اُسکے دلمیں پھر آیا اور اُسنے دوسری دفعہ
شہر کو اجاڑ دیا اور تمام باشندونکو لیکر پھر دولت اباد کو چلا
لیکن جب اُسنے ہزاروں خاندانونکو بالکل محتاج کر دیا تب
اُسکو یہہ ارادہ ناممکن معلوم ہوا اور بیچارہ محتاج باشندونکو
پھر دہلی میں جانے کی اجازت دی مگر پھرتے وقت
بہت سے لوگ قحط سے مرگئے اُسکی وحشت اور متلون مزاجی
قیاس سے باہر تھی ایک دفعہ اُسنے ایکبارگی قنوج پر حملہ کیا
اور شہر کے آسپاس کے لوگونکو بے قصور قتل کروایا ایک
کوچ میں اُسکے تئیں دانتوں کا درد ہوا اور اُسکا ایک دانت گرپڑا
جسکو اُسنے بیر میں بادشاہی تجمل کے ساتھہ دفن کروایا
اور ایک عمدہ قبر اُسکے واسطے بنوائی جو کہ مدت تک
اُسکی حماقت کی یادگاری رہی تمام ملک اُسکے اضافہ گری
سے تباہ ہوگیا اور وہ کشت کاری کروانے کے واسطے اپنا
خزانا کھولنے کو مجبور ہوا مگر زمینداروں نے زر تقاوی
کو خوراک کے خریدنے میں خرچ کرڈالا اور
زمین بدستور بے تردد پڑی رہی آفتیں اُسکے سر پر جمع
ہوگئیں اور آخر کو اُسنے اپنے تئیں آپ سمجھایا کہ
یہہ آفتیں اس سبب سے آئی ہیں کہ وہ مسند پر

خلیفه کے حکم سے نہیں بیٹھا جوکه پیغمبر کا دینی
جانشین تھا اسواسطے اسنے خلیفه کی منظوری حاصل کرنے
کے واسطے عرب میں ایک ایلچی کو معه تحفونکے بھیجنے کا
اراده کیا جب که اُسکو دریافت هوا که خلیفه نے بھی
ایک ایلچی بھیجا هی تب محمد طغلک باره میل تک
اُسکے استقبال کے واسطے چلا اور خلیفه کے نامه کو فورا
اپنے سر پر رکھه لیا پھر اُسنے حکم دیا که خطبه میں سے
هر ایک بادشاه کا نام اور خود اپنے باپ کا نام جوکه
خلیفه کی منظوری سے بادشاه نہیں هوئے تھے دور کیا
جاوے اور خلیفه کا نام اپنے پوشاک اور اسباب پر کھدوایا *
اِس مختصر رساله میں اُس بادشاه کے تمام فضول کاموںکو
بیان کرنا نا ممکن هی جوکه ادھا بہادر اور ادھا سودائی تھا
اور حقیقت میں تمام قصه کے بیان سے کچھه حصول بھی
نہیں معلوم هوتا اُسکے حرکتونکا یهه نتیجا تھا که اسکی
رعیت اُسسے نا خوش هوئی اور صوبے پھر گئے اُسهی کی
سلطنت میں صوبه دار پہلے هی پہل خود مختار هوگئے
اور اسطرح هندوستان میں سے مسلمانی سلطنت کے
اتفاق کو بگاڑ ڈالا اور اسسے ڈھائی سو برس بعد اکبر کے
وقت تک یهه اتفاق پھر هوا جسکے عهد میں که پھرے هوئے
صوبے پھر فتح هوئے اپنی سلطنت کے اخیر برس میں
محمد طغلک خود دریاے سنده کے کنارے پر ٹھٹا کے

حاکم کو سزا دینے کے لئے چلا جب کہ یہہ شہر ساٹھہ میل کے قریب رہ گیا تب اُسنے محرم کرنے کے لئے دس دن مقام کیا اور زیادہ مچھلیاں کھائیں جسسے اسے بخار آیا اُسکے بے صبر عزم نے اسے چین نہ لینے دیا جوکہ اُسکی بیماری کے واسطے ضرور تھا اور وہ ایک چھوٹی سی کشتی پر سوار ہوکر شہر سے تیس میل کے فاصلے تک چلا گیا جہانکہ وہ سنہ ۱۳۵۱ع میں ستائیس برس ابتری اور بے اسودگی کے ساتھہ سلطنت کرکے مرگیا محمد طغلک کی سلطنت کے اخیر پر ھمیر نے جوکہ چیتوڑ کے راجونکی اولاد میں تھا اُس ملک میں آکر بادشاہ کے نائب کو شکست دی اور صرف آپ خود مختار ھی نہیں ھوگیا بلکہ میوار کی حد کو زیادہ کرکے اپنی قدیمی خاندان کے نام کو روشن کیا اسوقت میں اُسکے سوا شمال کی طرف کوئی اور ھندو راجا خود مختار نہ تھا تمام اور بادشاھی خاندان گم نام ھوگئے تھے مگر اودی پور جسکو کہ علاءالدین نے خاک میں ملا دیا تھا پھر طاقت پاکر دوسو برس تک سرسبز رہا جب آخر کو سلطان بابر کے وقت میں مسلمانی حملے کا اخیر طوفان ھندوستان میں آیا *

اور محمد طغلک کی سلطنت کے اخیر پر ملک دکھن بھی پچاس برس تک دہلی کی سلطنت میں شامل رھکر علیحدہ ھوگیا اور وھانکے صوبہ دار خود مختار بادشاہ ھوگئے مسلمانی

بادشاہ دکھن کے جنھوں نے کہ بہت طاقت اور نام حاصل کیا اکثر بہمني خاندان کے کہلاتے ھیں محمد طغلک کے جانشین نے جو کہ کم آزار بادشاہ تھا اُن سرکش صوبونکو جو کہ نربدا کے پار واقع تھے پھر لینے کا ارادہ نہ کیا اور اس سبب سے دھلي سے اور دکھن سے دوسو برس سے زیادہ تک کچھہ علاقہ نرھا اسواسطے ھم دکھن کے احوال کو ایک علیحدہ باب میں لکھتے ھیں تاکہ مسلمانی سلطنت کے حالات بیان کرنے میں ھرج نہ واقع ھو *

محمد طغلک کے بعد اسکا بھتیجا فیروز طغلک بادشاہ ھوا اِس بادشاہ کي خاصیت اپنے چچاسے ٹھیک برخلاف تھي اور وہ نرم مزاجي میں بہت مشہور تھا فیروز اپنے چچا کي وفات کے وقت لشکر میں تھا اور فوج کے سرداروںکي قبولیت سے بادشاہ بنایا گیا مگر خواجہ جہاں جو کہ شاہ متوفی کا ایک رشتہ دار تھا اور اسکي عمر نوے برس کي تھي اُسنے دھلي میں جا کر وھاں چھہ برس کي عمر کے ایک لڑکے کو تخت پر بیٹھایا جسکو کہ اُسنے محمد طغلک کا بیٹا قرار دیا اغلب کہ یہہ بات سچ تھي مگر امراؤں نے سلطنت کے تنازع کے انسداد کے لئے دانائي سے فیروز طغلک کے دعوی کي تائید کي اور خواجہ جہاں تابعداري کرنے کو مجبور ھوا سنہ ۱۳۵۱ع میں فیروز طغلک دھلي میں داخل ھوا اور اُسوقت سے لیکر اپني ضعیفي تک رعیت پر انصاف

اور سلطنت کے کاروبار کو نہایت نیکي سے اجرا کرتا رہا اگرچہ ضرورتاً اُسکو اُن لڑھائیوں میں جوکہ اُسکے پیشترونکي شرارت سے واقع ہوئیں مصروف رہنا پڑا مگر وہ امن کو بہت چاہتا تھا اور اسیواسطے وہ سلطنت میں سے اچھے اچھے صوبونکے علیحدہ ہونے پر خاموش رہا اُسکو ملک کي ترقي کرنے سے کمال خوشي ہوتي تھي جس بات کے نشان اُسنے پچاس بند زمین کے سینچنے کي اساني کے واسطے دریاؤ میں بنائے اور چالیس مسجدیں تیس مدرسے بیس محل ایک سو سرائے دو سو شہر تیس تالاب ایک سو دارالشفا پانچ مقبرے ایک سو حمام دس بڑے مینار دس باؤلیں اور ڈیرھہ سو پل تعمیر کروائے •

ہمنے آگے بیان کیا ہي کہ میوار اور دکھن فیروز طغلک کے پیشرو کے وقت میں سلطنت سے علیحدہ ہوگئے تھے اور فیروز طغلک کے وقت میں سندہ اور بنگالے کے صوبونکے پھر جانے سے سلطنت کي حد اور بھي کم ہوگئي تھي محمد طغلک کے وقت میں جب کہ دیوانہ پن سے دہلي کي خلقت کو دولت اباد کے بسانے میں مصروف تھا نصیرالدین نے بنگالے میں خود مختار ہوکر سکہ اور خطبہ اپنے نام کا رایج کیا مورخ اسکے تئیں بنگالے کا پہلا خود مختار بادشاہ خیال کرتے ہیں مگر دہلي کا دربار اُسکے تئیں ایک باغي شمار کرتا رہا سنہ ۱۳۴۰ ع میں اُسنے اپنے تئیں

بادشاہ مقرر کیا مگر دو برس بعد علي مبارک نے اسکو مار ڈالا جسکو کہ اسکے کو کے حاجي الیاس نے قتل کیا اور حاجي الیاس کے وقت میں فیروز طغلک بنگالے کو پھر فتح کرنے کي توقع سے فوج لیکر چلا مگر اسکا یہہ ارادہ پیشرفت نہوا اور سنہ ۱۳۵۶ع میں اسنے حاجي الیاس سے عہد وپیماں کیا اور اسکے خود مختاري پر اقرار لاکر اسکے ملک کي حد مقرر کردي اسیواسطے بنگالے کے مسلماني حاکموں کے خود مختار ہونے کي صحیح تاریخ یہہ ٹھہر سکتي ھي جوکہ پوربي کہلاتے تھے حاجي الیاس نے حاجي پور اباد کیا جوکہ بالفعل سالیانہ میلوں اور گھرڈوڑونکے لئے مشہور ھي اور اس شہر کے بسانے سے خیال میں اتا ھي کہ شمالي بہار اور گنڈک تک ملک اسکي حکومت میں تھا *

چونتیس برس سلطنت کرکے بادشاہ فیروز طغلک نے سنہ ۱۳۸۷ع میں اپنے بیٹے محمد کو جوکہ اکثر طغلک ثاني کہلاتا تھا سلطنت سپرد کي مگر نوعمر بادشاہ نے طاقت کے حاصل کرتے ھي اپنے تئیں عیش اور عشرت میں ڈال دیا اور اپنے باپ کے دانا وزیرونکے تئیں اپني صلاح مشورہ سے خارج کیا سرداروں نے اسکے رشتہ داروں سے ملکر ایک لاکھہ فوج جمع کي اور دہلي میں آکے جسکے مقابلہ میں بادشاہ کے طرفداروں نے بہت کوشش کي دو دن تک قتل عام رہا اور گلي کوچہ لاشونسے بھر گئے

تیسرے دن لوگوں نے ضعیف بادشاہ کو لاکر فساد کے رفع کرنے کے لئے لڑنے والونکے بیچ میں رکھہ دیا ضعیف بادشاہ کو دیکھکر اسکے بیتجے کے رفیق علیحدہ ہوکر اُس سے آملے اور فیروز طغلک نے پھر بادشاہی طاقت حاصل کی مگر اُسنے اپنے تئیں سلطنت کے کاروبار کے ناقابل پاکر اپنے بڑے بیتجے فتح خان کے بیتجے غیاث الدین کو سلطنت دے دی اور آپ نوی برس کی ضعیف عمر میں سنہ ۱۳۸۸ع میں فوت ہوا وہ دانا اور چالاک اور صلح دوست بادشاہ تھا اور اسکے وقت میں ملک اباد اور خوش رہا افغانوں کو اسہی نے پہلے ہی پہل ہندوستان میں درجے دیئے جنکو کہ ہندوستان میں اسوقت تک ایسا ذلیل جانتے تھے جیساکہ یہودیونکو یورپ میں خوار خیال کرتے *

فیروز طغلک کے مرنے کے بعد دس برس کے عرصے میں دہلی کے تخت پر چار بادشاہ بیٹھے تمام ملک میں نہایت بے انتظامی ہوگئی صوبہ داروں نے سلطنت کے ضعف سے قابو پاکر تابعداری موقوف کی اور ہندوستان میں ایک نہایت خونخوار بادشاہ نے حملہ کیا فیروز طغلک کا پوتا غیاث الدین تخت پر بیٹھہ کے عیاشی میں غرق ہوگیا اور پانچ مہینے کے عرصے میں قتل ہوا اور اُسکا چچیرا بھائی ابوبکر بادشاہ ہوا مگر مغلوں نے جوکہ مسلمانی مذہب میں اگئے تھے طغلک ثانی کو جوکہ فیروز طغلک کے

وقت میں تخت پر بیٹھا اور پھر خارج ہوا جیسا کہ ہمنے آگے بیان کیا هی سلطنت کا دعوا کرنے کے واسطے بلایا وہ ایک فوج جمع کر کے دہلی کو چلا مگر شکست پائی ہندو اور مسلمان سرداروں نے اُسکی مدد کی اور اُسنے تاج کے واسطے دوسری دفعہ کوشش کی لیکن پھر شکست کھائی اسنے تیسری دفعہ فوج جمع کی اور فریب سے ابوبکر کو ایک مقام میں جوکہ جلیسر کہلاتا هی اور دہلی سے چالیس میل کے فاصلے پر واقع هی لاکر اپ جلد جلد دہلی کو چلا اور اسپر اپنا قبضہ کرلیا ابوبکر اُسکے پیچھے پیچھے چلا آیا اور تیسرے بار فتح حاصل کی مگر ابوبکر کے سرداروں نے اسکی رفاقت چھوڑ دی اور وہ بھاگنے کو مجبور ہوا دہلی کے دروازہ اسکے دشمن کے واسطے کھل گئے جوکہ اب دوسری دفعہ تخت پر بیٹھا اور چھ برس تک گمنامی کے ساتھہ جلوس کیا اسکے بعد پہلے اسکا بیٹا ہمایون بادشاہ ہوا مگر وہ چند روز میں مرگیا اور اسکا بھائی محمد طغلک تیسرا تخت پر بیٹھا جوکہ ہندوستان کے ان بادشاہوں میں جنکے تئیں کہ شہنشاہ کا خطاب ملا سب سے زیادہ کم بخت مشہور تھا وہ نا بالغ تھا اسلئے دربار میں مخالفتیں پیدا ہوئیں اور صوبوں نے سرکشی میں استحکام پایا علیحدہ علیحدہ فرقونکی سازشونکا بیان کرنا بیفایدہ معلوم ہوتا هی دو بادشاہ ایک دوسرے کے اوپر ہتیار

باند ھے ھوئے دہلي میں رھتے تھے تین برس تک اپسمیں
خونریز لڑائیاں لڑتے رہے یہاں تک کہ اکثر کوچوں میں
لڑنیوالونکا خون بہا آخر کو محمد اقبال خان نے شہر میں
کل اختیار پایا اور اپنے مالک محمد طغلک کو بادشاہ کے
نام کے سوا کچھہ اور نچھوڑا *

ان فسادونسے جس سے کہ بادشاھي حکومت کا تمام
ضبط اور رعب جاتا رھا چاروں صوبہ مالوہ خاندیس گجرات
اور جونپور خود مختار ھوگئے فیروز طغلک کے عہد
میں دلاور خان غوري مالوہ کا صوبہ دار مقرر ھوا تھا اور
فیروز طغلک کے مرنے کے سبب سے جو بے انتظامي ھوئي
اسوقت میں خود مختار بن گیا اور اُسنے پہلے اپنا مقام
دھار کو مقرر کیا جوکہ راجا بھوج کے دار الخلافة ھونے
کے سبب سے مشہور ھی اور آخر کو منڈو کے مضبوط قلعہ
میں قیام پکڑا مالوے کا بادشاھي خاندان سلطان کا لقب
رکھتا تھا گجرات کے حاکم کي بد چلني کا حال محمد
طغلک ثاني کو ظاھر کیا گیا اور اسنے ظفر خان کو جوکہ
ھندو تھا اور پھر مسلماني مذھب میں آگیا تھا
مظفر خان کا خطاب دے کے وھاں بھیجا اور اسکے سوا اسنے
سرخ خیمہ اور سفید شامیانہ بھي دیا جوکہ بادشاھت
کي علامت ھی یہہ بات عجب نہیں ھی کہ جب مظفر خان
وھاں قایم ھوگیا اور دہلي کي حکومت ھوگئي تب

اسنے خود سری اختیار کی هو فیروز طغلک کے وقت میں ملک راجا خاندیس کا جوکه دکهن کی حل پر هی حاکم مقرر هوا تها اور اُسنے اور صوبه داروںکی طرح سے موقع پاکر فیروز طغلک کی اطاعت چهوڑدی اسنے مالوه کے حاکم دلاور خان سے دلی ربط پیدا کرلیا مگر معلوم هوتا هی که وه اپنے تئیں گجرات کے بادشاه کے زیر حکم سمجهتا تها واقع میں ان تینو سلطنت میں سے گجرات مدت تک مختار رها خاندیس کے بادشاهونکا خاندان فاروقی کے لقب سے مشهور تها جونپور کی سلطنت کو خواجه جهاں محمد طغلک تیسرے کے وزیر نے بنا کیا جوکه اس صوبه کا حاکم مقرر هوا تها اور جسنے اسوقت کی برهمی درهمی سے قابو پاکر بادشاه کا خطاب لیا اسنے جونپور میں اپنا مقام کیا جسکے عظیم الشان کهنڈر اسکی اُس عظمت کی گواهی دیتے هیں جوکه جونپور کے خود مختار رهنے کے عرصه تک یعنے اسسی برس تک وهاں پائی جاتی تهی خواجه جهان نے گورک پور بهرائچ دواب اور بهار کو اپنے ملک سے ملا لیا اور اتنا زبردست هوگیا که بنگالے کے بادشا هونسے خراج لینے لگا جونپور کا خاندان شرقی کے نام سے مشهور هی اور اکثر بادشاه مشرق کهلاتے هیں اسطرح سے دهلی کی سلطنت سنه عیسوی کے چودهویں صدی کے اخیر پر کم هوتے هوتے صرف دارالخلافه کے پاس ایک چهوٹا صوبه ره گئی اور

اچھے اچھے صوبہ خود مختار سردارونکے قبضہ میں ہوگئے
جوکہ کچھہ خراج نہیں دیتے تھے بلکہ انہوں نے بھی سکہ
اور خطبہ اپنے نام کا رایج کیا ان تباھیوں کے انجام دینے کو
تمرلنگ سلطنت کی ابتری کا حال سنکے اپنی بیرحم فوج کو
جسنے کہ پچھم میں اچھے اچھے ملکوں کو اگے ویران کردیا
تھا ساتھہ لیکر ھندوستان پر چلا *

تیمور جوکہ نہایت بیرحم اور بڑا بادشاہ مغلونکے ایک
شریف خاندان میں سے تھا اور اسکے خاندان نے مدت
تک چنگیز خان کی اولاد کی نوکری کی تھی ستائیس برس
کی عمر میں وہ اپنے اقاکی جوکہ خوراسان اور ماورالنہر کا
بادشاہ تھا خوب خدمت بجا لایا جسنے اسکے انعام میں
اپنی بہن کی اُس سے شادی کردی تین برس بعد اسنے
تابعداری چھوڑدی اور اپنی سالی کی وفات کے بعد تخت
پر قبضہ کرلیا اور سمرقند میں رہنے لگا وہ اسوقت میں
بادشاہ ھوا جب کہ آس پاس کے سلطنتونکے تباہ ھونے سے
صاحب عزم آدمی کو ایک نئی سلطنت کے بنا کرنے کا
قابو حاصل تھا تیمور ایسا صاحب عزم تھا جسکی بڑی
بڑی فتحونکے منصوبوں سے اور انکے تئیں ضبط کے ساتھہ
عمل میں لانے سے ھر ایک دشمن اسکے آگے رجوع
لایا اور ایشیا اور یورپ اسکے نام سے کانپنے لگے وہ انسان کی
قتل سے حیوانکے موافق خوش ھوتا تھا اور بعضے وقت

بڑے بڑے کشت خونکے بعد آدمي کے سرونکو مینارکي صورت بناکر حیوانکے طرح طبیعت کو بہلاتا تھا تین برس تک اسنے ایران کو لوٹا اور کمال چالا کي سے تمام تاتار کلان سے گذر کر اور والگا دریا پر پہنچکر یوروپ میں ھول ڈال دیا اور ھندوستان میں مسلماني سلطنت کي بے انتظامي کا حال سنکے اُس سے خراج ٹھہرانیکا ارادہ کیا جیسا کہ اُسنے ایشیا کے بہت سے مغربي ملکونکا بھي حال کیا تھا اسواسطے اسنے اپنے پوتے پیر محمد کو ایک فوج ساتھہ دیکر ھندوستان پر حملہ کرنے کو بھیجا مگر ملتان کے صوبہ میں جسکو کہ شاھزادہ نے لے لیا تھا اسکي بہت مزاحمت ھوئي اسواسطے اسنے دادا سے مدد چاھي بارھویں سپتمبر سنہ ۱۳۹۸ع کو تیمور بانوے دستے سوارونکے لیکر دریاے سندہ کے کنارے پر پہنچا اور پایاب اتر گیا جہانکہ سکندر سترہ سو پچاس برس پہلے اتر گیا تھا اٹک سے دہلي کو آتے ھوئے تیمور تھوڑا سا جنوب کي طرف کو مڑ گیا کہ پیر محمد کي فوج اسے ملجاوے فوجونکے ملجانے پر مغل بھٹنیرکو جوکہ بیابان کے کنارے پر واقع ھے چلا اور اسکو ایک بڑي فوج سے گھیر لیا شہر اور قلعہ والوں نے پیشتر کچھہ تابعداري کي مگر تیمور نے حکم دیا کہ جو شخص پیر محمد کے مزاحمت کرنے میں سردار تھے انکو قتل کر ڈالیں اسپر قلعہ نشینوں نے

پھر ھتیار اٹھائے اور اپنی عورتوں اور لڑکوں کو مار کر
اپنی جان کو نہایت شجاعت سے کھونے کا ارادہ کیا
اُن میں سے ایک ایک آدمی لڑکے مارا گیا تیمور کو
اسبات سے غصہ پیدا ھوا اسنے شہر کے ھر ایک خاندان کو
قتل کروایا اور خود شہر کو راکھہ کر دیا پھر سورستی
پر حملہ کیا شہر جلایا گیا تھا اور باشندے قتل ھوئے
تیمور آخر کو جمنا کے کنارے پر پہنچا اور دواب میں
آیا اور بادشاھی فوج اُسکے پیچھے ھوئی جسکا سپہ سالار
اقبال خاں تھا جسسے کچھہ نہو سکا اور وہ پھر دہلی کو چلا
گیا جسکے دیکھنیکو تیمور حملے کے تجویز کرنے کے لئے
گیا اسوقت اسکی فوج میں قیدی بھرے تھے جنکے واسطے
خوراک بہم پہنچانی مشکل تھی اور مسلمان مورخ
لکھتا ھی کہ اسنے تحقیق کیا کہ اُن قیدیونمیں کافر
بہت سے ھیں ایک لاکھہ آدمی کے مار ڈالنے کا حکم دیا
تیمور نے آپ اپنی فوج اراستہ کی اور بادشاہ بھی فوج
لیکر شہر سے نکلا اور ایک سو بیس ھاتی جوکہ پاکھر
باندھے ھوئے تھے اپنے ساتھہ لایا پہلے حملے میں فیلبان
گرائے گئے تھے اور حیوان سرخود ھوکر پچھلی فوج پر
پھرے اور بادشاھی فوج کی صفوں میں خرابی لائے
تیمور کے کار آزمودہ سپاھیوں نے اس گھبراھٹ کے وقت کو
غنیمت جانکر بہت زور سے حملہ کر کے دشمن کو بھگا دیا

اور شہر کے دروازہ تک پیچھا کیا رات کو بادشاہ گجرات
کي طرف بھاگ گیا اور اُسکے وزیر نے یرن میں پناہ لي
شہر کے سرداروں نے تیمور کو شہر سپرد کر دینا ٹھہرایا جسنے
کہ بہت سے روپے دینے کے شرط پر لوٹ اور قتل سے بچا دینے کا
اقرار کیا جمعہ کے روز تیمور نے اپنے تئیں شہنشاہ
ھندوستان کا مشتہر کیا اور فتح کي خوشي اپني فوج میں
کي جوکہ شہر میں داخل نہیں ھوئے تھے اسھي عرصہ
میں بعضے بڑے بڑے شہر کے مہاجنوں نے اپنے اپنے
حصہ کے روپے کے دینے میں انکار کیا اور اپنے اپنے
گھرونمیں بیٹھہ رہے اُنپر فوج بھیجني ضرور پڑي مغل
جوکہ فتح سے خوش ھوئے تھے اور لوٹ کي عادت رکھتے
تھے اپني عادتي ظلم کرنے سے باز نرہ سکے باشندوں نے
اپني دولت کو لوٹتے ھوئے اور اپني زنانوں کي بیعزت
ھوتے ھوئے دیکھکر اپني عورتوں اور لڑکوں کو مار ڈالا
اور گھرونمیں آگ لگادي اور سپاھیوں پر آگرے تیمور کو
اس ھنگامہ کے خبر شعلونکے دیکھنے سے ھوئي جوکہ ھوا
میں اونچے ھوکر اسکے فوج میں نمود ھوئے تمام مغلونکي
فوج اب شہر پر چھوڑي گئي اور ایسي ایک آفت برپا
ھوئي جوکہ بیان سے باھر ھي شہر والوں نے خوب
شجاعت کي مگر راوي کے کلام کے مطابق انکي حد سے
زیادہ بہادري آخر کو انکے خونریزي میں تمام ھوئي

تمام لوت شمالي هندوستان كي جوكه دوسو برس سے اس بادشاهي شهر میں جمع هوتي تهي فتح كرنيوالونكا مال هوگئي مگر اسكے تعداد جوكه لكهي هوئي هى قياس سے زياده هى *

تيمور نے شهر میں سولهه دن رهكر كوچ كي تياري كي كيونكه اُسكا مطلب لوت اور نام حاصل كرنيكا تها نه كه سلطنت كرنيكا اور وه اب پورا هوگيا تها پهرتے هوئے اسنے ميرتهه كو ليكر لوت ليا اور هندو بت پرستونكا متهرك دريا كے نكاس تك پيچها كيا همالیا پهاڑوں كے دامن تك چلتے چلتے اور راه میں هر ايك ملك كو ويران كرتے جاتے وه اخركو سنده درياكے كنارے پر پهنچا جهاں اسنے خضرخان كو ملتان اور ديال پوركا صوبه دار مقرر كيا اور كابل كي راه سے سمرقندكو پهرا اور صرف شهنشاه هندوستان كے نام پر قناعت كر كے ملك كو بے انتظامي كي حالت میں چهوڑ ديا جوكه اسكے حمله كے باعث سے روزبروز زياده هوتي جاتي تهي *

تيمور كے حملے اور كوچ كے سولهه برس بعد تك يعنے سنه ١٣٩٠ع میں اور سنه ١٤١٤ع كے عرصه میں ايكد و صوبه جوكه دهلي كي حكومت كو مانتے تهے اُن میں بهي آپس كے جهگڑوں كے سبب سے بے انتظامي اور خلل آگيا سلطنت میں كچهه ضبط اور انتظام نهيں رها تها ضلعون كے

چھوٹے چھوٹے حاکموں نے اپني اپني سرحد میں
سرکشي کي اور تخت کي تابعداري چھوڑ دي جسکو که اسکا
مالک محفوظ نرکھه سکا محمود طغلک صرف نام کے واسطے
بادشاہ تھا مگر تمام زندگي بھر اسنے کبھي اصلي طاقت نہیں
حاصل کي وہ اُسي رات میں گجرات کو بھاگ گیا تھا جب
که تیمور نے دہلي کے باہر اسکي فوج کو شکست دي تھي
مگر وہانکا بادشاہ اسکے ساتھه کچھه تواضع سے پیش نآیا
جس سبب سے وہ جلد دلاور جنگ حاکم مالوہ کے پاس
پناہ لینے گیا پھر وہ دہلي کو پھرا جہاں که اقبال خان نے
ہنگامہ کے بیٹھه جاتے ہي آنکر اسکے وزیر کے نام سے
تمام طاقت حاصل کي تھي محمود طغلک آخر کو صرف
قنوج کي آمدني پر قناعت کرنے کو مجبور ہوا اور اسکا
وزیر سلطنت کا مالک ہوکر پھرے ہوئے سرداروںکو
تابعدار کرنیکا ارادہ کرنے لگا بعضونکو اُسنے مطیع کرلیا
مگر خضر خان سے جسکو که تیمور نے ملتان اور دیبال پور کا
حاکم مقرر کیا تھا طاقت آزمائي کرنے میں اسنے شکست
پائي اور سنه ۱۴۰۵ ع میں قتل ہوا *

محمود طغلک جوکه بد طالعي سے بے بس ہو گیا تھا
دہلي میں آکر اپنے مقدور کے موافق بادشاہ ہوا مگر
خضرخان بادشاہي تخت کو اپنا گنتا تھا اور ضعیف بادشاہ کو
اس سردار نے اسکے دارالخلافة میں دو دفعه گھیرا الا

دونو دفعہ فتح نہ پائي اور لاچار ہو کے چلا گیا اسکے چلا جانے پر محمود طغلک شکار کو گیا اور وہانسے اسے بخار آیا جس بیماري سے وہ بیس برس گمنامي کے ساتھہ سلطنت کرکے مر گیا اس عرصے میں اسنے کبھي بادشاہت نہیں کي اگرچہ کبھي کبھي اسنے تخت پر جلوس کیا اسکے ساتھہ طغلکونکا خاندان تمام ہوا اور اسکي وفات کے بعد دو برس کے درمیان میں خضر خان نے تیسري دفعہ سات ہزار سوار لیکر دہلي پر حملہ کیا اور اُسکو اپنے قبضہ میں لاکر سنہ ۱۴۱۴ ع میں تخت پر بیٹھا اور مسلمانوں کا پانچواں بادشاہي خاندان جسکو اکثر سیدونکا خاندان کہتے ہیں بنا کیا *

ان صوبوں میں جو کہ دہلي کے ضعف کے سبب سے خود سر ہو گئے تھے جونپور جو ان صوبونکے پاس واقع تھا جہاں اب تک بادشاہي حکم مانا جاتا تھا سب سے زیادہ موجب خلل کا تھا اور اسکے پھر جانے کے دن سے دہلي کے ہر ایک بادشاہ کو اسکا مطیع کرنا منظور تھا اس بدانتظامي کے عرصے میں جو کہ سیدونکے خاندان کے بنا ہونے سے پیشتر تمام ملک میں ہوگئي تھي جونپور پر تین دفعہ حملے ہوئے مگر دونو طرف کي فوجیں گنگا کے کناروں پر ایکدوسرے سے مقابل ہو کے لڑنے کے بغیر تھک گئیں تھیں جونپور کي سلطنت پر ابراہیم شاہ جونپور کي سلطنت کے باني کے

چھوٹے بیٹے نے اپنے باپ کي وفات کے بعد جلوس کیا اور ایسا ایک صاحب نام بادشاہ هوا جسسے هندوستان کو فخر حاصل هوا اگرچه وہ کئي لڑائیوں میں مصروف رها مگر امن اور ترقي علم اسکو خاص منظور نظر تھي اسکے وقت میں یهه دربار هندوستان میں نہایت مشہور اور ممتاز هوا اور اسکے سامھنے دهلي کا دربار بالکل بے رونق هوگیا ابراهیم نے چالیس برس تک کمال اسودگي کے ساتھه سلطنت کي *

تیرهویں فصل

سیدونکے خاندان نے دهلي کے تخت پر صرف چھتیس برس تک یعنے سنه ۱۴۱۴ع سے لیکر سنه ۱۴۵۰ع تک سلطنت کي سید کا نام اُنکو محمد کے نسل میں هونے کے باعث سے ملا تھا اس خاندان کے پہلے بادشاہ خضرخان نے کچھه اوپر سات برس تک سلطنت کي مگر حسد سے جوکه کسي محکوم کے تخت پر بیٹھه جانے سے عام و خاص کے دلمیں پیدا هوتا هی محفوظ رهنے کو اسنے کبھي بادشاهت کا خطاب نهیں لیا اور تیمور کا نائب کهلایا جانے پر قناعت کي. جسکے نام کا سکه اور خطبه جاري کرتا رها وہ تمام سلطنت بھر آس پاس کے چھوٹے چھوٹے سرداروں پر جنھوں نے که تابعداري چھوڑدي تھي مهمیں کرنے میں مصروف رها بعضونکو اُسنے مطیع کیا مگر بڑے بڑے باغي بدستور خود مختار رہے *

اسکے بعد سنہ ۱۴۲۱ع میں اسکا بیٹا مبارک تخت پر بیٹھا
جسکے تیرہ برس کی سلطنت باپ کی طرح لڑائی کے
اندیشونمیں گذری جسرت خان پنجاب کا لوٹیرا جوکہ
اپنے دیس والونکی ایک بڑی فوج اپنے حکم میں رکھتا تھا
اسکا سخت دشمن تھا اسکے مطیع کرنے کے لئے متواتر فوج
بھیجی گئی مگر فتح نہوئی جبکہ بادشاہی فوج اسے جا
دباتی تھی تب وہ پہاڑوں میں گھس جاتا تھا اورفوج کے
الٹا پھر آنے پر وہ وہانسے نکلکر اچھی سے اچھی جنسیں
لوٹ لیجاتا تھا وہ ایسا گستاخ ہوگیا تھا کہ اسنے متصل کے
سرداروں سے عہد و پیماں کر لئے جس سبب سے کہ بادشاہ کو
بہت تردد پیدا ہوا مبارک بہت نیک خاصیت رکھتا تھا
اورکبھی نہیں غصہ کرتا تھا مگر وہ اُس دلکی مضبوطی کا
محتاج تھا جوکہ اسوقت میں ضرور تھی اسنے دہلی کی
سلطنت کو جیسا مختصر پایا تھا ویسا ہی کوتاہ حالت میں
چھوڑا اسکو سنہ ۱۴۳۵ع میں ایک مسجد میں ہندوں نے
قتل کیا جنکو کہ اُسنے کچھہ بھی تکلیف نہیں پہنچائی تھی*

سرور الملک نے جوکہ مبارک کے قتل کا بانی تھا
مقتول بادشاہ کے بیتے محمد کو تخت پر بیٹھایا جسنے اُسکو
اپنا وزیر اعظم مقرر کیا اسنے سلطنت کی بڑی بڑی
خدمتیں اپنے ہندو دوستوں پر بخشیں اور قلی خان کو
اپنا نائب مقرر کیا بعضے امیرونکو جوکہ پچھلی سلطنت

میں درجونکو پہنچے تھے دریافت ہوگیا کہ کل مختار وزیر
انکي جاگیروں کا ارادہ رکھتا ھی اور انھوں نے سرکشي
اختیار کي کالے خان انکے مطیع کرنے کے واسطے بھیجا گیا
مگر وہ خود صاحب اختیار ہونے کي آرزو کے باعث سے
سرکشوں سے مل گیا اور دونوں طرف کي فوجیں باتفاق
دہلي پر چلیں وزیر کے طرفدار ہر روز کم زور ہونے لگے
بادشاہ نے سرکشونسے صفائي چاھي اور آخر کو اپنے
وزیر کو اُن پر تصدق کیا سرکش سرداروں نے آپ اختیار
پا کے بڑے بڑے عہدے آپسمیں اور اپنے دوستونمیں
بانٹ لئے اور کالے خان کو وزارت کي خدمت دي
اسہي عرصہ میں بادشاہ اپنے باپ کے قدیمي اور چالاک
دشمن جسرت خان پر کوچ کرنے کو مجبور ھوا جسکے
ملک کو اسنے لوٹا تھا دہلي میں آکر محمد نے اپنے تئیں
عیش میں ڈال دیا سلطنت میں ضعف آگیا اور ایک صاحب
حوصلہ افغان بہلولي لودي ني ملتان پر قبضہ کرلیا مگر
بادشاھي فوج نے جاکر اسکو شکست دي اسنے فوج پھر
جمع کي اور اس دفعہ بادشاھي فوج کو شکست دي اور
دہلي پر کوچ کرنے کي دھمکي دکھلائي مگر اسنے پہلے
بادشاہ کو کہلا بھیجا کہ اگر وہ اپنے وزیر اعظم کو مروا ڈالتا
تو میں تابعداري اختیار کرتا بادشاہ نے کم ھمتي سے یہہ بات
قبول کر لي اور یہہ علامت کم زوري کي عام سرکشي کا

موجب هوئي اسوقت ميں مالوه كا بادشاه فوج ليكر دهلي سے دو ميل كے فاصلے پر آپهنچا اور بادشاه نے بهلول لودي سے اعانت چاهي اور وه متزلزل تخت كے تهامهنے كے واسطے جلد چلا اور مالوه كي فوج كے سامهنے هوا مگر كچهه قطعي نتيجا نه نكلا خواب بد سے جوكه مالوه كے بادشاه نے لڑائي كي رات كو ديكها تها دهشت ميں آكر اسنے صلح كي آرزو كي اور بادشاه اسقدر انديشه مند تها كه اُن شرطونكو جن سے كه اسكو مالوے كي فوج سے رهائي حاصل هوے قبول كرنے پر راضي هوتا مگر بهلول لودي نے جوكه اپنے اقا كو اب هميشه كي نسبت زياده حقير جانتا تها عهد و پيماں پر كچهه خيال نكر كے مالوه كي فوج پر كوچ كيا اور انكو بالكل شكست دي بادشاه نے اس بڑے امير كو نئے نئے خطاب ديئے اور ملتان كي حكومت پر اسكو مستقل كيا جهاں جسرت خان باغي كو مطيع كرنے كے عيوض اسنے فوج جمع كر كے دهلي پر كوچ كيا جسكو كه چار مهينے تك محاصره كر كے وه نه لے سكا سيد محمد تخت پر دس برس تك بيقدري سے سلطنت كر كے سنه ۱۴۴۵ع ميں مرگيا اور اسكے بعد اسكا بيٹا علاء الدين بادشاه هوا *

علاء الدين سيد اپنے باپ سے بهي زياده تر بيحوصله تها اور هر ايك بات سے معلوم هونے لگا كه يهه خاندان

جلد بادشاہت سے خارج ہوویگا اس ضعیف سلطنت کا
حکم صرف دہلي کے گرد چند میل تک باقي رہ گیا تھا اور
ملک میں تیرہ خود مختار مسلماني بادشا ہونسے کم حکومت
نہیں کرتے تھے تخت تو اسطور پر متزلزل تھا اور بیوقوف
بادشاہ بداؤں میں ایک باغ کي آراستگي میں مصروف تھا
بہلولي لودي اس وقت تک دارالخلافہ پر ارادہ رکھتا تھا اور
بادشاہ نے سلطنت کے کار بار کي ایسي ابتر حالت پر غور
کرنے کے واسطے اپنے وزیرونکو جمع کیا انھوں نے
بد ذاتي سے وزیر اعظم حمید کے موقوف کرنے کي
صلاح دي جسکو اُنہوں نے اُن بلاؤںکا باني ٹھہرایا
بادشاہ نے اس دم میں آنکر اپنے وزیرکو قید خانے میں
ڈال دیا اس ارادہ سے کہ اسکو جلد مروا ڈالے مگر اُسنے
بداؤں سے دہلي کو بھاگ کر اپنے مالک کے مال اور
اسباب پر قبضہ کر لیا اور اسکي تمام زنانونکو اسکے پاس
بھیج دیا اور بہلول لودیکو تخت پر بیٹھنے کے واسطے بلایا
وہ بلند نظر سردار اب دہلي کو چلا اور تاج کا مالک ہوکر
سیدونکے خاندانکو تمام کیا ضعیف بادشاہ نے تکلف کے
ساتھہ بہلولي لودي کے واسطے تخت چھوڑ دیا اور خوشي
سے کچھہ تنخواہ پر قناعت کر کے بداؤں کو اپني سیرگاہ
میں چلا گیا جہاں اُسنے اپني زندگي اٹھائیس برس دیہات
میں کاٹي سیدونکا خاندان سنہ ۱۴۵۰ع میں ختم ہوا *

اب هم اُن وارداتونکو مختصر بیان کرتے هیں جوکه اِس
چهتتیس برس کے عرصه کے درمیان میں گجرات مالوه اور
خاندیس سے علاقه رکهتي هیں دلاور سلطان جوکه خود مختار
سلطنت مالوه کا باني تها سنه ۱۴۰۵ع میں مرگیا اور اپنے بیتے
سلطان هوشنگ کو چهوڑگیا جوکه ایک وحشي اور بیقرار بادشاه
تها اور جسنے ستائیس برس کي سلطنت میں باوجود همیشه کي
لڑائیونکے کبهي فتح کا منهه نه دیکها شبهه هی که اسنے اپنے
باپ کو مروا ڈالا هو اور مظفرشاه بادشاه گجرات نے جوکه
دلاور سلطان کا دلي دوست تها اس پدرکش پر ایک فوج
لیکر حمله کیا اور اسکو قید کرکے مالوه کي حکومت اپنے
سرداروں میں سے ایک کو سپرد کي سلطان هوشنگ قید میں
احمد کے سپرد تها جوکه گجرات کے بادشاه کا پوتا تها مگر
مالوے میں سرکشیاں واقع هوئیں اور احمد نے اپنے
دادا کو سمجها کر هوشنگ کو چهوڑوا دیا جسنے که بعدازان
اس مهرباني سے اپنے نقصان کا خیال کیا هوشنگ نے اپنے
موروثي ملک پر پهر قابض هو کر تمام اپنے همسایونسے
عداوت کرني شروع کي مگر اسکے توجه خصوصا گجرات
پر تهي جسکا حاکم تب احمد شاه تها هم ان لڑائیونکے بیان
میں مصروف نه رهینگے جنمیں که یهه پاسپاس کے بادشاه
مشغول تهے ان لڑائیونسے صرف خلقت کا امن جاتا رها اور
سلطنت کو کچهه قوت حاصل نهوئي مگر یهه بات بیان کے

قابل هی که احمد نے ایکدفعه مانڈوکو محاصره کیا تھا جوکه
مالوه کا نهایت مضبوط قلعه هی اور وندیا پهاڑوں پر جنکے
نیچے نربدا بهتا هی واقع هی اور هوشنگ نے خیال کیا که یهه
قلعه کم سے کم چهه مهینے کے محاصره تک لڑتا رهیگا گهوڑونکے
سوداگرونکا بهیس کیا اور اڈیسه تک لوٹتا گیا اور وهانکے
بادشاه کے اچهے اچهے هاتهی لوٹ لایا مانڈومیں آکر اسنے
احمد شاه کا محاصره بدستور پایا *

همنے کسي اگلے باب میں لکها هی که سن عیسوي کے
چودهویں صدي میں عام سرکشي کے وقت صرف ایک هندو
سلطنت یعنے چیتوڑ یاکه میوار پهر سرخود هو گئي اور
دوسو برس خود مختار رهي هوشنگ کے وقت میں وهانکے
تخت پر کومبهو راج کرتا تها جوکه اپني نسل کا نهایت
نامي تها اور کومل نیر کا باني تها اور جسنے میوار میں
پچاس برس سے زیاده سلطنت کي اور اسکو انسانکے هاتهه کي
کاریگري کي نهایت بهتر نشانیوں سے یعنے قلعوں محلوں
اور بلند میناروں سے آراسته کیا *

سلطان هوشنگ نے اپنا آخري وقت آتے دیکهکر
سنه ۱۴۳۲ع میں اپنے بڑے بیٹے غزني خاں کو تخت پر
بٹهانے کا اراده کیا اسکے تئیں شبهه هوا که اسکا وزیر
اعظم محمود خان جوکه حکومت کے واسطے نهایت لیاقت
رکهتا تها ایک دن اسکے خاندان کو خارج کر کے آپ

بادشاہ ھوجاویگا اسیواسطے اسنے محمود خاں سے اپنے
خاندان کے حفاظت حقوق کے لئے قسم لی ھوشنگ مرگیا
اور غزنی خاں بادشاہ ھوا جسکے بادشاہ ھونے میں ھرچند
کہ سرداروں نے بہت مزاحمت کی مگر اسکو وزیر نے
تخت پر بٹھا دیا لیکن بادشاہ کے دل میں محمود خاں کی
طرف سے شک پیدا ھوا اور محمود خاں نے خیال کیا کہ
جس حالت میں کہ مالک کو اسکی طرف سے بے ایمانی کا
شک شبہہ ھو تو بچنے کی کچھہ توقع نہیں کیونکہ شک
موت کی علامت ھی اسیواسطے اسنے بادشاہ کو زھر دلوایا اور
آپ تخت پر بیٹھہ کے مالوہ میں ایک نیا خاندان خلجیونکا
سنہ ۱۴۳۵ع میں بنا کیا *

گجرات کی مسلمانی سلطنت کا بانی مظفر خاں تھا
جیسا ھمنے اگے بیان کیا ھی اسنے سنہ ۱۴۱۱ع میں اپنے
پوتے احمد شاہ کو سلطنت دے دی جوکہ نہایت لایق
اور صاحب عزم بادشاہ تھا اور جسکے اکتیس برس کی سلطنت
آسپاس کے مسلمان بادشا ھونسے یا کہ گجرات کے ھندو
راجونسے جوکہ ابتک مطیع نہیں ھوئے تھے لڑنے میں صرف
ھوئی اپنی سلطنت کے شروع میں اسنے سابرمتی کے
کنارے پر ایک نیا دار الخلافۃ بنا کیا جوکہ اسکے نام سے
احمد اباد کہلایا مسلمان مورخ نے اس شہر کی تعریف
میں بہت مبالغہ کیا ھی اور کہا ھی کہ وہ ھندوستان میں

بلکہ شاید تمام جہاں میں نہایت خوبصورت شہر ھی جنوب کی طرف فتح کرتے کرتے احمد نے مہیم کے جزیرے پر جسکو اب بنبئی کہتے ھیں قبضہ کرلیا اور سمندر کے کنارے پر ملک لیتے لیتے دکھن کے راجوں بہمنی کی فوج سے مقابل ھوا جوکہ سمندر کے کنارے پر شمال کی طرف کو ملک فتح کرتے آتے تھے اور اس سبب سے دونوں بادشاھوں میں لڑائی واقع ھوئی احمد شاہ نے سنکر کہ مالوہ کے تخت پر محمود خلیجی نے بیجا قبضہ کرلیا ھی اسپر حملہ کیا مگر محمود خلیجی کی کمال ھوشیاری سے یہہ مہم پیشرفت نہوئی اور وہ بے اندیشہ تخت کا مالک رہا احمد شاہ سنہ ۱۴۴۳ع میں مرگیا اور اسکا بیٹا محمد شاہ بادشاہ ھوا جسکو اسکی رعیت نے راحم کا خطاب دیا مگر جوکہ اپنے درجہ کے کاروبار کے بالکل ناقابل معلوم ھوتا تھا محمود خلیجی مالوہ والے نے اسکی کم زوری سے قابو پاکر گجرات سے اس ایذا کا بدلا لینے کا ارادہ کیا جوکہ اسکو احمد شاہ سے پہنچی تھی اور ایک لاکھہ فوج لیکر گجرات کو چلا بزدلا بادشاہ بھاگ گیا اور اپنی تمام خشکی کے ملک کو چھوڑ کر جزیرہ دیو میں پناہ لی۔ جہانکہ خود اسکے سرداروں نے اسکی بیگم سے اسکو سنہ ۱۴۵۱ع میں زھر دلوایا گجرات اب محمود کے ھاتھہ لگی اور معلوم ھونے لگا کہ اسکی خود مختاری جاتی رھیگی مگر اسکے بدستور

رهنے کا حال هم آگے بیان کرینگے اب هم دهلي کي حالات پر
جوکه افغانونکے قوم لودي کے وقت میں واقع هوئي
توجه کرتے هیں *

چودهویں فصل

سنه ۱۴۵۰ع میں بهلولي لودي نے دهلي کے تخت پر
قبضه کرلیا اور اپنے مالک یعنے بادشاه کي کچهه تنخواه
مقرر کردي تاکه وه بداؤں میں جاکر اپنے باغ کے تردد میں
مصروف رها کرے اور افغانونکا خاندان بنا کیا یے لوگ
دریاے سنده کے پچهم کے کنارے پر رها کرتے تهے اور
اکثر هندوستان اور ایران میں سوداگري کیا کرتے تهے
وے فیروز کے وقت تک کمال حقیر سمجهے جاتے تهے
جسنےکه پهلے اُنکي قدر اور منزلت بڑهائي اس خاندان میں
تین بادشاه هوئے جنهوں نے چهہتر برس سلطنت کي
ابراهیم دادا بهلول کا فیروز کے دربار میں گیا تها اور
اُسنے وهاں اتنا اعتبار پیدا کیا که اسکے تئیں ملتان کي
حکومت مل گئي جو آخرکو بهلولي کے هاتهه لگي باوجودیکه
اُسکے رشته داروں نے بهت مزاحمت کي اُنهوں نے
دهلي کے بادشاه کے پاس فریاد کي اور بهلولي پر ایک فوج
بهیجي گئي مگر اسکے مطیع کرنے کا هر ایک اراده اُسکي
هوشیاري کے باعث سے سرسبز نهوا بهلول روز بروز طاقت
پاتا جاتا تها اور دهلي کم زور هوتي جاتي تهي همنے آگے

ان واردا تونکو جنسے کہ اسنے دہلی کی تخت کو پایا بیان کیا هی اور انکے دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں حمید خان اسکے بادشاہ ہونے کا موجب تھا جسکو اسنے پہلے وزارت کی خدمت دی مگر اسکی طاقت اور اختیار کو زیادہ پاکر تخت پر قیام پاتے هی اسکو معزول کیا بہلولی کے موافق صاحب عزم آدمی کا اس کوتاہ حکومت پر جوکہ اسوقت دہلی میں باقی رہ گئی تھی قناعت کرنا مشکل تھا اسنے فورا اُن صوبونکو جوکہ پہلی سلطنت میں پھر گئے تھے مطیع کرنا چاھا بعضے چھوٹے چھوٹے سردارونکو اسنے مطیع کر لیا مگر جونپور کا فتح کرنا اسکو خاص منظور تھا ہمنے آگے بیان کیا هی کہ اس صوبے نے اطاعت چھوڑ دی تھی اور بادشاهی تخت کی تابعداری جو جو صوبے کہ ابتک مانتے تھے انکی سرحد پر اسنے بادشاہت حاصل کی تھی اور دہلی کو شان دولت اور طاقت میں بے رونق کردیا تھا جونپور کے سبب سے دہلی کو کمال رشک تھا اسواسطے بہلول کے بادشاہونے کے بعد دو برس کے عرصہ میں دہلی کے بادشاہ اور مشرق یعنے جونپور کے بادشاہ میں دو دفعہ لڑائی ہوئی مگر دونوں سے کچھہ فیصلہ نہوا تھوڑے دنوں کے بعد محمود شاہ جونپور والا مرگیا اور بادشاہ ہونے کے واسطے تنازع واقع هوا اور بہلولی لودی نے پھر حملہ کیا اور حسین خاں سے جسنے

که اب تخت پر قبضه کرلیا تها چار برس کے واسطے صلح هوگئي جب بهلول لودي پنجاب میں ایک سرکشي کے انسداد میں مصروف تها حسین خان نے یکایک ایک فوج سے دهلي پر حمله کیا اور بهلول جلدي سے پهر آنے کو مجبور هوا کئي لڑائیاں هوئیں مگر کچهه قطعي نتیجا نه نکلا اور دوسري دفعه چند مدت کے واسطے صلح هوئي جوکه پهلي صلح کي طرح جلد باطل هوگئي بهلولي کي سلطنت کے اٹهائیسویں برس تک جونپورکي طاقت قایم رهي بلکه ذرا بهي اسمیں خلل نآیا مگر اب اسکے زوال کا وقت آپهنچا تها *

سید علاء الدین بادشاه دهلي کا جسکو بهلولي نے تخت سے خارج کیا تها بداوٗں میں اپنے جاگیر پر قناعت کر بیٹها تها جهانکه وه سلطنت سے استعفاء دینے سے اٹهائیس برس بعدتک یعنے سنه ۱۴۷۸ع تک اپنے دلخواه شغلونمیں مصروف تها اسکي وفات پر حسین شاه جونپوروالے نے اسکے جاگیر پر قبضه کرلیا اور بهلولي کو غیر حاضرپاکر دهلي کے دروازوں تک لوٹتا گیا بهلولي جلد پهرا اور حسین شاه سے کئي لڑائیاں لڑا جنمیں حسین شاه نے اکثر فتح پائي اور عهد و پیمان هوگئے اور گنگا دونو سلطنتونکي حد مقرر کي گئي گنگا کے پورب کے ملک جونپور سے اور پچهم کے ملک دهلي میں سے مضاف هوئے اس صلح کے اعتماد پر حسین شاه اپنے ملک کو بے اندیشه چلا جاتا تها

کہ بہلولي نے یکایک حملہ کر کے اسکو شکست دي دوسري دفعہ لڑائي ہوئي جسمیں کہ دونوں طرف والوں نے فتح کا دعویٰ کیا اسکے بعد پھر ایک جھوٹي صلح ہوئي اور ایک نئي سرحد مقرر کي گئي مگر بہلولي کي بے ایماني کا خار حسین کے دل پر کھٹک تا تھا اسنے پھر فوج جمع کر کے لڑائي شروع کي مگر فرشتہ میں لکھا ہی کہ اب خدا تعالیٰ کو جونپور کي بربادي منظور تھي ایک برس میں چار دفعہ لڑائي ہوئي اور چاروں دفعہ حسین شاہ نے شکست پائي بہلولي نے اس فتح کي پوري مضبوطي کے ساتھہ کي حسین شاہ جگہہ سے جگہہ ہٹایا گیا آخر کو اپنے ملک سے بالکل نکالا گیا اور غیر ملک میں پناہ لینے کو مجبور ہوا بہلولي اسکي دارالخلافة میں گھسا اور جونپور کي سلطنت کو آخر کیا اور اسکے صوبونکو اسي برس کے بعد پھر دہلي میں شامل کیا اور یہہ ملک باربک بادشاہ کے بیٹے کو سپرد ہوا *

بہلولي اب بہت عمر رسیدہ ہوگیا تھا اس لئے سلطنت کو اپنے بیٹوں میں تقسیم کر دینے کا ارادہ کیا گویا کہ وہ آیندہ کے جھگڑوں کے بنا رکھنے چاہتا تھا اسکا بڑا بیٹا جو اسکے بعد سکندر لودي کے نام سے مشہور تھا دہلي کے تخت کا ولي عہد مقرر ہوا اسکے چھوٹے بیٹوں کو بلکہ اسکے بھتیجے کو ایک ایک صوبہ حصہ میں آیا سنہ ۱۴۸۸ ع میں بہلولي اڑتیس برس سلطنت کر کے مرگیا وہ بہت

هوشیار اور نیک تصور کیا جاتا تھا اور پرهیزگار اور ملکي
تدبیرات بہت تامل کے ساتھہ کیا کرتا تھا اور صاحب
علم لوگونکو بہت چاهتا تھا ●

تخت کے خالي هوتے هي امیروں نے سازشیں کرني
شروع کیں اور انکا ارادہ یہہ تھا کہ سکندر لودي کو اس
بہانہ سے کہ اسکي ما ایک سنارکي لڑکي تھي تخت سے خارج
کریں مگر اسنے انکے ارادہ کو توڑ ڈالا اور تخت پر بیٹھکر
اٹھائیس برس تک جلوس کیا اسکو پہلے اپنے بھائیونکو
انکے صوبونسے بیدخل کرنا منظور هوا جنکو کہ اسنے پھر
بادشاهي ملک میں شامل کر لیا اس ارادہ میں اسنے بے
محنت فتح پائي مگر اسکے بھائي باربک کا فتح کرنا آسان
نہ تھا جسکو کہ جونپور کا ملک ملا تھا اور جسنے تلوار کے
زور سے اپني حکومت بحال رکھنے کا ارادہ کیا مگر بادشاہ
نے اسکو شکست دي اور اس زمانے کے دستور کے
برخلاف بادشاہ نے صرف اسکي گستاخي کو معاف نہ کیا
بلکہ آیندہ کي وفاداري کي شرط سے اسکا ملک اسے پھیر دیا
اس مصلحت پر اسنے اسواسطے عمل کیا کہ حسین شاہ
جونپور کے معزول بادشاہ کي ازادي کبھي سر سبز نہونے
پاوے جسنے کہ بہار کے صوبہ کو پھر لے لیا تھا اور باقي اپنے
موروثي ملک کے لے لینے کے واسطے کوشش کرتا تھا مگر
سکندر لودي کي سلطنت کے چھٹے برس میں اسنے اخري دفعہ

شکست پائي اور بنگاله کي سرحد تک ايک لاکهه بادشاهي
فوج نے اسکا پيچها کيا اس ملک ميں بيچارے بادشاه نے
پناه پائي اور وهاں گم نامي ميں اپني زندگي آخر کي
سکندر لودي تمام اپنے دراز اور کامياب سلطنت بهر ميں
لشکر کشي ميں مصروف رها ليکن مدت کے بهرے هوئے
صوبونکے لے لينے کے اراده ميں اسنے صرف چنديري کو
فتح کيا اسکي سلطنت کي لڑائيوں اور محاصرونکا حال
دلچسپ نهيں معلوم هويگا اسے ملک تباه هوا اور
سلطنت کي حد ذرا بهي نه زياده هوئي اسواسطے هم بهتيري
مهمونکا ذکر چهوڑے جاتے هيں سکندر اگرچه ايک دانا
اور بهادر بادشاه تها مگر هندؤنکي بت پرستي کا بڑا دشمن
تها اسنے مندرونکے ڈهانے اورانکے مصالحه سے مسجدونکا
بنانا غنيمت جانا تها متبرک شهر متهرا ميں اسنے جمنا کے
زينونکے سامنے مسجديں اور بازار بنوائے اور آخر کو
هندؤنکو اسميں نهانے سے منع کيا اور حجامونکو
جوکه زيارت کرنے والونکي حجامت کرتے تهے سزا دي
اسنے هندو رعيت سے هندوستان کے مسلمان فتح کرنے
والونکے خاص طور پر سلوک کيا *

سکندر لودي کے بعد سنه ۱۵۱۷ ع ميں اسکا بيٹا ابراهيم
لودي بادشاه هوا جسکي مغروريسے اميروں نے اسکا ساتهه
چهوڑ ديا اور اسکے خاندانکي تباهي کے واسطے تدبيرکي

انہوں نے اسکے بھائي جلال خان کو جونپور کي سلطنت کا دعوي کرنے کے واسطے بھکایا اگرچہ اسنے اس ملک پر قبضہ پایا مگر اسکے دوستوں نے اسکي رفاقت چھوڑ دي اور وہ گوالیر میں پناہ لینے کو مجبور ھوا یہہ چھوٹي سي سلطنت جو کہ دہلي سے کم فاصلے پر واقع تھي اسوقت سو برس کے عرصے سے دہلي سے علیحدہ تھي بادشاہ نے حملہ کر کے اسکو فتح کرلیا جلال خان بھاگ کر پہلے مالوہ کے بادشاہ کے پاس پناہ لے گیا اور پھر جنوب کي طرف بھاگا لیکن گونڈوانا سے گذرتے اسکو پہاڑیوں نے پکڑ کے اسکے بھائي کے حوالہ کردیا جسنے اسے ھانسي میں قید کرنے کا حکم دیا مگر اسکے محافظوں کو راہ میں اسکے مارڈالنے کا اشارہ کیا مسلمان مورخ کہتا ھی کہ حکومت میں کیا خوبي ھی جسکے واسطے آدمي اپنے بھائي کا خون کرنے کو تیار ھوتا ھی پھر بادشاہ اپنے صوبہ داروں پر ایسا شک اور ظلم کرنے لگا کہ انمیں سے کئي پھر گئے اسلام خان حاکم قرا کے نے اپنے باپ اور بھائي پر ظلم ھونے کے باعث سے سرکشي پر کمر باندھي اور اورونکو اپنے ساتھہ لیکر چالیس ھزار سوار جمع کئے سرکشوں نے اسلام خان کے باپ کو چھوڑ دینے کي شرط پر ھتھیار چھوڑنے قبول کئے مگر یہہ بات غرور کے ساتھہ نامنظور ھوئي ایک لڑائي واقع ھوئي جسمیں کہ اسلام خان مارا گیا اور اُسکي فوج نے

شکست پائي بادشاہ نے تب دربار کے امیروں پر حد سے
زیادہ خفگي کرني شروع کي اور بہادر خان حاکم بہار کے
نے بادشاهي خطاب لیا اور ایک لاکهہ فوج جمع کر کے
کئي دفعہ بادشاهي فوج کو شکست دي اِسي عرصہ میں
دولت خان صوبہ دار ملتان کے لئے ابراهیم لودي کے وقت میں
امن اور بچاؤ کے توقع نہ دیکهکر بابر کو جوکہ مغلونکا بادشاہ
کابل میں تها هندوستان کي فتح کرنے کے واسطے بلایا
مگر اسکے حملہ سے پیشتر علاءالدین بهائي ابراهیم کے نے
جوکہ بهائي کے پاس سے بهاگ کر کابل میں چلا گیا تها
ایک فوج لیکر دهلي پر حملہ کیا اور بادشاهي فوج کو بالکل
شکست دي لیکن کم بختي سے اسنے اپني فوج کو لوٹ کے
واسطے علیحدہ علیحدہ چلا جانے کي اجازت دي اور
ابراهیم نے باقي اپني فوج کو جمع کیا اور فتح کامل حاصل
کي دوسرے برس میں سلطان بابر فوج لیکر ابراهیم پر
چلا پاني پت میں ایک لڑائي هوئي جس میں ابراهیم
مارا گیا اور اسکي فوج نے شکست پائي اور هندوستانکي
سلطنت مغلونکے خاندان میں آگئي سنہ ۱۵۲۶ع میں *

اب هم ان وارداتوں پر توجہ کرتے هیں جوکہ مالوہ گجرات
اور میوار میں جنکو پچاس برس سے زیادہ سے خودسري حاصل
تهي افغانونکے دهلي پر سلطنت کرنے کے وقت میں واقع هوئیں
معلوم هوتا هي کہ خاندیس کي سلطنت باري باري سے اپنے

دونوں زبردست ہمسایوں مالوہ اور گجرات کي تابعداري
میں ہمیشہ رہتي تهي جسوقت که بہلواي لودي سنه ۱۴۵۰ع
میں دہلي کے تخت پر بیٹها تب احمد شاہ گجرات والے
کے کم زور جانشین محمد شاہ کو محمود مالوہ والے نے
اسکے ملک کي نہایت دور کي حد تک بهگا دیا تها اور
میوارکي تخت پر اسوقت میں نامي کومبهو حکومت کرتا تها *
گجرات کے سردار ونکو انکے ملک میں اس دشمن کے
گهس آنے سے بہت غیرت آئي اور انہوں نے اپنے بادشاہ کي
بیگم کو جیسا که ہمنے بیان کیا هي بادشاہ کو زہر دے دینیکي
صلاح دي اور اسکے بیٹے قطب شاہ کو تخت پر بیٹها کر
اپني خود مختاري کے واسطے خوب کوشش کرنیکا ارادہ کیا
محمود مالوے والا گجرات کو لوٹتے لوٹتے اسکي دارالخلافة
احمد اباد میں پہنچا جس سے تین میل کے فاصله پر ایک
لڑائي واقع هوئي مالوے کي فوج نے شکست کامل پائي
اور ملک خالي کر دینے کو مجبور هوئے کہتے هیں که محمود
مالوے والے نے جوکه هندوستان کے مسلمان بادشاهوں
میں نہایت شجاع تها صرف یہي شکست پائي تهي جب که
اسنے دیکها که شکست هوگئي تب وہ تیرہ سوار لیکر اور راہ
سے ہر ایک انسدادکو کهولکر گجرات کے بادشاہ کے خیمہ کي
طرف چلا اور بادشاہت کے لوازمات کو لے لیا یہه لڑائي
سنه ۱۴۵۳ع میں واقع هوئي تهي معلوم هوتا هي که محمود

اسوقت میں شمالي هندوستان میں بلا مزاحمت پھرتا تھا کیونکه وه دوسري سال میں شمال کي طرف بیاناتک گیا اور اپنے بیتے کو اجمیر کا حاکم مقرر کیا پھرتے وقت وه پهلے دکهن کے بهمني خاندان کے بادشاه پر چلا اور پھر خاندیس پر اور آخر کو چیتور کے رانا پر اسنے حمله کیا *

سنه ۱۴۵۶ ع میں محمود نے قطب شاه گجرات والے سے صلاح کي که باهم ملکر میوار پر حمله کریں اور شرط هوئي که فتح کے بعد اسکے صوبے اپسمیں برابر تقسیم کرلیں اسیواسطے اس سال میں چمپانیر میں عهد و پیمان کي نوشت وخواند هوگئي اور دوسرے سال دونوں فوجیں الگ الگ طرف سے میوار پر چلیں کهتے هیں که کومبهو نے گجرات کي فوج سے شکست پائي اور چوده من سونا دیکر صلح کي اب مالوه کي فوج میوار میں گئي اور مسلمان مورخ کهتا هی که رانا نے محمود کي تابعداري قبول کي لیکن بعد ازان ایک لڑائي هوئي جسمیں دونوں طرف والے فتح کا دعوي چھوڑکر چلا جانے کو مجبور هوئے لیکن اس معامله کي حالات اور تاریخ وقوع میں اختلاف واقع هی جسکو دور کرنا مشکل معلوم هوتا هی ابوالفضل اور راجپوت مورخ مالوه اور گجرات کے بادشاهوں کے عهد و پیمان کو جوکه میوار کي فتح کرنے اور تقسیم کرنے کے واسطے هوئي تھي سنه ۱۴۴۰ ع میں قرار دیتے هیں اور کهتے هیں که هندو بهادر نے اس

متفق فوج کا ایک لاکهه پیاده سے مالوے کے میدانوں میں
مقابله کیا اور انکو بالکل شکست دے کر محمود کو قید
کر کے چیتوڑ میں لیگیا اور فیاضي سے بغیر فدایه لینیکے
صرف ازادي نکردیا بلکه آسنے بہت مال اور اسباب بهي دیا
مگر فرشته جوکه ان لڑائیونکا حال خوب مفصل لکهتا هی
سنه ۱۴۵۶ع سے پیشتر کسي شمول کا بیان نہیں کرتا هی
اور محمود کي شکست کا بالکل ذکر نہیں لکهتا هی اور
اسکے لکهنے سے معلوم هوتا هی که جس لڑائیکا که وه ذکر
کرتا هی اور جوکه محمود اور کومبهو میں هوئي تهي اسسے
کچهه قطعي نتیجا نه نکلا علي محمد خان بهي گجرات کي
تواریخ میں دومسلمان بادشاهوں میں اس موافقت کا هونا
سنه ۱۴۵۶ع میں قرار دیتا هی اسیواسطے لڑائي کي تاریخ
تحقیق معلوم نہیں هو سکتي هی لیکن اگر ابوالفضل اور
راجپوت کے مورخ پر اعتماد کریں تو فتح کامل هوئي تهي
وه پہلي فتح تهي جوکه هندوں نے کئي سو برس بعد
مسلمانوں پر حاصل کي تهي اور میوار کے رانا نے اُسکي
یادگاري کے واسطے چیتوڑ میں بلندي پر ایک مینار بنایا
جوکه شہر میں ایک نہایت شاندار نشان تها اس مینار کي
تیاري میں دس برس لگے تهے *

معلوم هوتا هی که محمود نے میوار پر بعدازان متواتر
حمله کئے ایک دفعه اسنے میوار پر شمال کي طرف سے

حملہ کیا اور پھر وہ منڈل گڑھہ کي طرف چلا جوکہ چیتوڑ سے تیس میل پر تھا اور تھوڑي ھي مدت بعد وہ اس مضبوط قلعہ پر جسکو کہ کومبھو نے بنایا تھا اور کومل نیر کہلاتا تھا فوج لے گیا وہ اپني چالاکي اور بلند عزم کے باعث سے ھمیشہ میدان میں رھا کرتا تھا سنہ ۱۴۶۱ع میں یہہ خبر سني کہ دکھن کے تخت پر ایک لڑکا بیٹھا تھا اور ملک میں کئي فرقہ ھو گئے تھے اسنے اسکي فتح کرنیکا ارادہ کیا اور دار الخلافۃ بدر کي طرف چلا جسکے پاس ایک لڑائي ھوئي دن کے اخیر ھونے پر محمود نے فتح پائي مگر موسم کے باعث سے وہ ھٹنے کو مجبور ھوا دوسرے سال اسنے دکھن پر پھر حملہ کیا اور بدر کے وزیروں نے اسکے مقابلہ کرنے کا اپنے تئیں نا قابل پاکر گجرات کے بادشاہ سے مدد چاھي جوکہ فوج لیکر مالوے کي طرف آیا اور دکھنیونکي طرف سے لڑنے لگا محمود دولت آباد کے ملک کو غارت کرکے آپ اپنے ملک کے بچاو کے واسطے کوچ کرنے کو مجبور ھوا یہہ مخالفت سنہ ۱۴۶۷ع میں موقوف ھوئي جب کہ محمود میں اور دکھن کے بادشاہ میں عہد وپیماں ھوئي اور دکھن کے بادشاہ نے آیندہ کے حملوںسے محفوظ رھنے کي شرط پر گرولایا ایلچپور اپنے دشمن کو دے دینا ٹھہرایا اس عہد وپیماں کي نوشتخواند سے دو برس کے عرصہ میں محمود از سنتھد

برس کي عمر میں اور چونتیس برس کي سلطنت کے بعد مر گیا مالوے کے بادشاہوں میں وہ سب سے زیادہ لئیق اور مضبوط تھا اور سلطنت کو اسنے کمال رونق دی اگرچہ اسنے بہتیرے مندر گرا کر مسجدیں بنوائیں پھر بھي وہ اپنے ھندو اور مسلمان رعیت میں اتفاق کا رھنا چاھتا تھا کوئي ایسا برس کم گذرتا تھا جسمیں وہ میدان میں نہ جاتا تھا یہاں تک کہ خیمہ اسکا گھر اور لڑائي کا میدان اسکي ارام گاہ ھو گئي تھي *

اگلے سال میں یعنے سنہ ۱۴۶۸ ع میں محمود کا بڑا رقیب رانا کومبھو چیتوڑ والا بھي مر گیا جو کہ اپني بہادري اور دانائي سے اُس ملک کو ایسي رونق جیسي کہ سابق میں کبھي نہیں ھوئي تھي دیکر پچاس برس کي سلطنت کے بعد اپنے بیٹے کے ھاتھہ سے مارا گیا جسنے کہ ھمیشہ کي بدنامي کو قبول کیا اور تاج کے واسطے تھوڑي مدت تک صبر نکیا کیونکہ اسکے باپ کي ضعیفي کے سبب سے اسکے تئیں تاج جلد ملجاتا مورخوں نے اس گناہ کو لوگوں کے آنکھہ سے پوشیدہ رکھنے کے لئے اسکي نسل کے بادشاھي کرسي نامہ میں اسکا نام نہیں درج کیا ھے مگر اسکے قلم انداز کرنے سے اُس پدرکش کا گناہ اور بھي زیادہ عیاں ھو جاتا ھے *

بہادر محمود کي وفات کے بعد مالوے کے تخت پر ایک اور طرح کا بادشاہ یعنے اسکا بیٹا غیاث الدین بیٹھا

اسنے بادشاہ ہوتے ہي اپنے اميروں کي ايک بڑي ضيافت کي
اور انکے تئيں يہہ بات سمجھائي که ميں چونتيس برس سے
اپني نامي باپ کي رفاقت ميں هميشه معرکوں ميں رہا
هوں اب چاہتاهوں اپني باقي عمرکو عشرت ميں کاٹوں
اور بادشاهي درجه اور عظمت اپنے واسطه رکھوں اور
ملک کا تمام بند وبست اپنے بيٹے عبدالقادرکو سپرد کردوں
اسيواسطے اسکا لڑکا وزير اعظم مشتهر هوا او بادشاه بموجب
اسبات کي پندره هزار عورتوں کے ساتهه جنکوکه اسنے
جمع کيا تها مصروف رهنے کو محل ميں چلا گيا اس زنانه
دربارميں بادشاهي درجه اور شان کا بهت لحاظ رهتا تها
بادشاه کي خاص چوکي ميں ترکونکي قوم کي پانسو
جوان عورتيں تهيں جوکه مردانه لباس پهنے اور کمان
اور ترکش لگائے رهتي تهيں اور انکے سوا پانسو حبشنيں
بندوق باندهے بادشاه کي حفاظت کيا کرتي تهيں
هندوستانکي مسلماني تواريخ ميں يهه بات بهت متعجب
هي که مالوه کے بادشاه نے محل ميں تينتيس برس تک
عيش کيا اور کوئي سرکشي اس عرصه ميں نهيں هوئي
اسکي سلطنت ميں تواريخ کے لکهنے کے قابل کوئي واردات
نهيں واقع هوئي اسواسطے صرف اتنا هي کهنا کافي
هوگا که جب بادشاه کے مرنے کے دن نزديک معلوم
هوئے اسکے بيٹے نے جسنے که اتني مدت تک سلطنت کے

کاروبار کو اجاڑ کیا تھا اپنے بھائی کے بادشاہ ہوجانے کے اندیشہ سے اسپر ہتھیار اٹھایا اور محل تک اسکا پیچھا کرکے اسے مار ڈالا تھوڑے سے دنوں بعد ضعیف بادشاہ بھی محل میں خود بخود مرا ہوا پایا اور اسکے بیٹے عبد القادر پر جوکہ اکثر ناظر الدین کہلاتا تھا اسکے مارے جانیکا شبہہ ہوا اور وہ آپ تخت پر بیٹھا اسنے بارہ برس تک سلطنت کی اور شہوت اور ظلم کے سوا اور کسی بات میں اسکا نام نہ مشہور ہوا سنہ ۱۵۱۲ ع میں بخار کی بیماری سے مرگیا اور اپنے تیسرے بیٹے محمود ثانی کو جوکہ مالوہ کا اخری بادشاہ تھا تخت دے گیا *

غیاث الدین کی مجہول سلطنت میں اور اسکے بیٹے کے ظلم کے عہد میں انکے رقیب کی سلطنت گجرات پر محمود شاہ اول حکومت کرتا تھا جسنے کہ سنہ ۱۴۵۹ ع میں تخت پر بیٹھکے سنہ ۱۵۱۱ ع تک یعنے عرصہ دراز باون برس تک سلطنت کی اسکی سلطنت اسکی چالاکی کے سبب سے تنی نامی تھی جتنی کہ اسکے ہم عصر مالوہ والے کی سلطنت سستی سے مشہور تھی مگر ہم اسکے لڑائی کے کاموں کا ذکر صرف مختصر لکھہ سکتے ہیں وہ سنہ ۱۴۶۹ ع میں گرنال یا کہ گرنار پر جوکہ سورت میں گجرات کے جنوبی حصے میں واقع ہی چلا اِس قلعہ ہندوستان کے نہایت مضبوط قلعونمیں خیال کرتے تھے اور اسکا فتح کرنا دہلی کے

بادشاهوں کو اکثر منظور هوا تها اور اگر افواه مشهور سچ
هو تو بهتیرے قدیم هندو راجوں نے بهي اسپر اراده
کیا تها لیکن کسي سے فتح نهوسکا اب اسکا فتح کرنا گجرات
کے بادشاه کے واسطے باقي رها تها کهتے تهے که وهانکے هندو
راجونکا خاندان اسپر اُنیس سو برس سے قابض تها محمود
شاه نے تین دفعه اُس ملک پر حمله کیا پهلے دو حملوں
میں کهتے هیں که راجا نے تابعداري کي اور نذر دیکے
اپنے دشمن کو رخصت کیا مگر قلعه کے اور ملک کي فتح
کرنے کے سوا محمود کو کسي اور چیز سے تسلي نهوئي
اور تیسرا حمله کرنے کا بهانه ملنے کے واسطے اسے کچهه
مدت نه لگي کرنال آخر کو اسکے هاتهه لگا اور راجه
بهت حجت کے بعد مسلماني مذهب میں آگیا اور گجرات
کے بادشاه نے تمام اس ملک کو اپنے مذهب میں لانے
کے لئے ایک شهر بسایا جسکا که اسنے مصطفی آباد نام رکها
اور مسلماني مذهب کے رواج دینے کے لئے اسمیں اپنے
مذهب کے بهت بزرگ شخص بسائے *

سنه ١٤٧٢ع میں گجرات کا بادشاه کچهه کے ملک پر
چلا اور اسکو فتح کرلیا اور وهانسے آگے کو بڑهه کے سنده
کے ملک کو بالکل مطیع کیا اور سنده دریا تک اپنے ملک کي
سرحد بڑهائي چند مدت بعد ایک پیرمرد مسلمان نے
جسنے که دکهن کے بادشاهوں کی نوکري میں بهت سي

دولت جمع کي تهي بادشاہ سے برباد کي که هرمزکي طرف جوکه ایران میں واقع هی مراجعت کرتے وقت جگت کے باشندوں نے حمله کرکے مجهے لوٹ لیا یهه مقام هندوستان کي آخر حد هی اور دوارکا کے متصل واقع هی اور سمندرکي راہ سے لوٹ لینے کے واسطے بهت موقعه پر واقع هی بادشاہ نے اس بزرگ آدمي کے نقصان هونے سے اپني فوج کو ترغیب دي باوجودیکه وہ تین برس کے عرصه تک لڑائي میں تهک گئي تهي پهر بهي اسنے لکها هی شیطان برهمنوں پر جنهوں نے اس نے جیساکه فرشته بزرگ کو ایذا پهنچائي تهي حمله کرکے بهیجا جگت مطیع هوا مگر باشندے بیتي میں جوکه خلیج کم بي کا ایک جزیرہ هی بهاگ گئے اس جزیرے کے باشندے تمام مضبوطي جوکه سمندري قزاقونکے لئے چاهئے رکهتے تهے یهه جزیرہ اگرچه چهه میل بهي گهیر میں نه تها پهر بهي جب که بادشاہ ناؤ بیڑي کي تیاري میں مصروف تها تب وهانکے رهنے والوں نے اسپر بائیس دفعه سے کم حمله نه کیا آخرکو جزیرہ فتح هوگیا ●

سنه ۱۴۸۲ع میں محمود ایک بڑي فوج لیکر چمپانیرکو مطیع کرنے کے اراده سے چلا چمپانیر ایک چهوٹا هندونکا خود سر راج تها اور اُسکا دارالخلافه ایک اونچے پهاڑ پر جوکه چاروں طرف سے قلعه بند هی واقع تها وهانکا سردار بیني راے راجپوت ایسے ایک قدیم خاندان میں

سے تھا جسکی اصل نہ کسی نوشتہ سے اور نہ کسی کی زبانی دریافت ہوسکتی ہی گجرات کے بادشاہ نے اسکو سب طرف سے گھیر لیا باھر بہتر اسکی حفاظت کے واسطے سات ھزار راجپوت تھے مگر آخر کو گجراتی فوج کی بہادری کے سامنے زیر ھوگیا جسکے دل میں بادشاہ نے اپنی جوان مردی اور استقلال کی تاثیر ڈال دی تھی بہت سے راجپوت مارے گئے لیکن بینی راے پکڑا گیا اور اسکو اور اسکے وزیر کو مسلمان کرنے کے واسطے بہت کوشش کی پر بادشاہ کی دلیلوں سے اسکو کچھہ اثر نہوا اسنے دونونکو مروا ڈالا یہہ بات بہت عجیب ھی اور اسسے معلوم ہوتا ھی کہ مسلمان اس ولایت پر کیسا کم دباوٗ رکھتے تھے چمپانیر کا قلعہ جوکہ گجرات کے بیچا بیچ میں واقع ھی اور اسکے دارالخلافۃ سے جنوب کی طرف ستر میل کے فاصلہ سے کم ھی گجرات کی سلطنت کے بنا ہونے سے اسی برس تک آزادی کی حالت میں رہا بادشاہ نے اسلئے کہ ھندو پھر اسپر قابض نہو جاویں اسکے متصل ایک نیا شہر بسایا جوکہ محمود اباد چمپانیر کہلانے لگا اور معلوم ہوتا ھی کہ بادشاہ نے آیندہ کو بود و باش اس شہر میں اور اپنی قدیمی دارالخلافۃ میں تفریق سے مقرر کی *

اس بادشاہ کے عہد میں پرتگیزوں نے سنہ ۱۴۹۸ع میں پہلے ھی پہل ھندوستان میں مقام پکڑا اور ھم اسبات کا